

روم وژن قائم کرتا ہے - نمبر دو

جدید روم اور آخری دنوں کی نبوتی رؤیا کی شناخت

Jeff Pippenger

2024-07-05

اور ان دنوں میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے؛ اور تیری قوم کے لٹیرے بھی رؤیا کو قائم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بلند کریں گے؛ لیکن وہ گر جائیں گے۔ دانی ایل ۱۱:۱۴۔

آخری ایام میں جس قوت کو جدید روم کے طور پر دکھایا گیا ہے، یعنی وہ قوت جو 'رؤیا کو قائم کرتی ہے'، اس کی صحیح شناخت نہایت ضروری اور نجات بخش ہے۔ یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری آزمائش کے عمل کا ایک جزو ہے۔ آیت میں 'رؤیا' کا لفظ وہی عبرانی لفظ ہے جسے سلیمان نے اُس وقت اختیار کیا تھا جب اُس نے یہ بتایا کہ خدا کے لوگ کیوں ہلاک ہوتے ہیں۔

جہاں رؤیا نہیں، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں؛ لیکن جو شریعت پر عمل کرتا ہے، وہ مبارک ہے۔ امثال 29:18

تمام انبیا مقدس تاریخ کے کسی بھی اور دور کے مقابلے میں آخری ایام کے بارے میں زیادہ براہ راست کلام کرتے ہیں، اور "رؤیا" کے ہونے کی ضرورت کے بارے میں سلیمان کی تنبیہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ سچائی ہمیشہ تقسیم کرتی ہے اور عبادت گزاروں کی دو جماعتیں وجود میں لاتی ہے۔ اس آیت میں ایک جماعت ہلاک ہوتی ہے اور ایک جماعت خوشی سے شریعت پر عمل کرتی ہے۔ تاہم یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ سلیمان کی نصیحت "سچائی" کے بارے میں ایک تنازع کے سیاق میں پیش کی گئی ہے۔ یہ دس کنواریوں کی تمثیل کے سیاق میں بھی ہے، کیونکہ دس کنواریوں کی تمثیل آخری ایام میں خدا کے لوگوں کے تجربے کی ایک بنیادی مثال ہے۔

احمق اپنے دل کی ہر بات کہہ ڈالتا ہے، لیکن دانا آدمی اسے بعد کے لیے سنبھال رکھتا ہے۔ اگر کوئی حاکم جھوٹ پر کان دھرے تو اس کے سب خادم شریر ہو جاتے ہیں۔ غریب اور فریبکار آدمی ملتے ہیں؛ خداوند دونوں کی آنکھیں روشن کرتا ہے۔ جو بادشاہ غریبوں کا انصاف دیانت داری سے کرتا ہے، اس کا تخت ہمیشہ کے لیے قائم رہتا ہے۔ چھڑی اور سرزنش حکمت بخشی ہیں، لیکن جو بچہ اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اپنی ماں کے لیے شرمندگی بنتا ہے۔ جب شریر بڑھتے ہیں تو گناہ بڑھتا ہے، لیکن راستباز ان کے زوال کو دیکھیں گے۔ اپنے بیٹے کو تنبیہ کر، وہ تجھے آرام دے گا؛ بلکہ وہ تیری جان کو خوش کرے گا۔ جہاں رؤیا نہیں ہوتی وہاں لوگ بے لگام ہو جاتے ہیں، لیکن جو شریعت کی پابندی کرتا ہے وہ مبارک ہے۔ امثال 11:29-18۔

میری نیت اُن لوگوں پر انگلی اٹھانا نہیں جو شاید جدید روم کے بارے میں مجھ سے مختلف فہم رکھتے ہوں۔ میری نیت یہ واضح کرنا ہے کہ سلیمان عبادت گزاروں کے دو طبقوں سے خطاب کرتا ہے، جنہیں وہ "دانشمند" اور "احمق" قرار دیتا ہے۔ "احمق" کو "شریر" بھی کہا گیا ہے۔ تمثیل کی دانشمند اور احمق کنواریاں بھی دانی ایل کے بارہویں باب کی نبوت میں دانشمند اور شریر کے طور پر قرار دی گئی ہیں۔

بہت سے لوگ پاک کیے جاتے ہیں، صاف کیے جاتے ہیں اور آزمائے جاتے ہیں؛ لیکن بدکار بدکاری ہی کریں گے، اور بدکاروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھ جائیں گے۔ دانیال ۱۲:۱۰۔

سلیمان اور دانیال ایک دوسرے سے متفق ہیں، کیونکہ آخری دنوں میں تمام انبیا کی گواہی ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ عقل مند لوگ "علم میں اضافہ" کو سمجھتے ہیں۔

اور جو دانشمند ہیں وہ فلک کی درخشانی کی مانند چمکیں گے؛ اور جو بہتوں کو راستبازی کی طرف پھیرتے ہیں وہ ابد الابد تک ستاروں کی مانند ہوں گے۔ لیکن تو اے دانی ایل، ان باتوں کو بند کر دے اور کتاب پر آخری وقت تک مہر لگا دے؛ بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے اور علم میں اضافہ ہوگا۔ دانی ایل 3:12، 4۔

دسویں آیت اس تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل کی نشان دہی کرتی ہے جو کنواریوں کو چھانٹتے، جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے لیے بلایا گیا ہے۔ دونوں صورتوں میں چھانٹی اور آزمائش کا عمل اس بات پر مبنی ہے کہ آیا کنواریاں اُس علم میں اضافے (رویہ) کو سمجھتی ہیں جو وقت اختتام میں 1989 میں مہر کھلنے پر آشکار ہوا تھا۔

آخری دنوں میں "وقت اختتام" سن 1989 تھا، جب دانیال باب گیارہ کی آیات چالیس تا پینتالیس کی مہر کھول دی گئی۔ تب یہ ثابت ہوا کہ ان آیات کا موضوع شمال کے بادشاہ کے آخری عروج و زوال کے بارے میں ہے۔ پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ ان آیات میں "شمال کا بادشاہ" سے مراد آخری دنوں کی پاپائی قوت ہے۔ الہامی تحریرات میں "جدید روم" کی اصطلاح کبھی استعمال نہیں ہوئی۔ یہ اصطلاح میں نے وضع کی تھی تاکہ آخری دنوں کی پاپائی قوت کی نمائندگی کی جائے، کیونکہ نبوتی اعتبار سے "جدید" سے مراد آخری دن ہیں۔ ایلن وانٹ نے کبھی "جدید روم" کی اصطلاح استعمال نہیں کی۔

دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں 'شمال کے بادشاہ' کی نمائندگی کے بارے میں بعض غلط نظریات پائے جاتے ہیں، مگر درست سمجھ صرف ایک ہی ہے۔ یہ فہم کہ ان آیات میں 'شمال کا بادشاہ' پاپائی قوت ہے، بہت سے نبوی شواہد سے ماخوذ ہے۔ چالیسویں آیت میں 1798 میں پاپائیت کے ایک مہلک زخم کھانے کی نشاندہی کی جاتی ہے، پھر اکتالیس سے تینتالیس تک کی آیات اس مہلک زخم کے بھرنے کے مراحل اور عوامل کی نشاندہی کرتی ہیں۔ چوالیسویں آیت اس پیغام کی وضاحت کرتی ہے جو پاپائیت کو غضبناک کرتا ہے، اور یہی سلسلہ پینتالیسویں آیت تک جا پہنچتا ہے، جب پاپائی اقتدار اپنے حتمی اور مکمل انجام کو پہنچتا ہے۔ جو رویہ 1989 میں منکشف ہوئی وہ آخری دنوں میں پاپائی اقتدار کے حتمی عروج و زوال کی رویا ہے۔ وہی رویہ ایسا اضافہ علم ہے جو عبادت گزاروں کی دو جماعتیں پیدا اور ظاہر کرتا ہے، اس بنیاد پر کہ وہ ان آیات میں موجود علم کو قبول کرتے ہیں یا مسترد کرتے ہیں۔

اسی باب کے مطابق جس میں 1989 میں علم کے اضافے کی مہر کھول دی گئی تھی، "تیری قوم کے غارتگر" جو "اپنے آپ کو بلند کرتے ہیں" اور بالآخر "گر جاتے ہیں"، وہی علامت ہیں جو "رویہ" کو قائم کرتی ہے۔ آخری چھانٹی میں پہلا آزمائشی سوال یہ ہے کہ "تیری قوم کے غارتگر" سے مراد کون ہیں، کیونکہ وہی نبوی علامت ہیں جو "رویہ" کو قائم کرتی ہے۔ کیا "غارتگر" سے مراد پاپائی قوت ہے یا ریاستہائے متحدہ امریکہ؟

دانیال اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہی کتاب ہیں، جو ایک ہی سلسلہ نبوت کے دو گواہوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ دانیال آغاز ہے اور مکاشفہ انجام ہے، اور دونوں مل کر اس سچائی کے دو گواہ ہیں جس کی مہر وقت آخر میں 1989 میں کھول دی گئی۔

دانی ایل اُس تطہیر کے عمل کی وضاحت کرتا ہے جو 1989 میں اُس وقت برپا ہوا جب یہوداہ کے قبیلے کا شیر آیات چالیس تا پینتالیس کی مہر کھولی۔ اُس وقت ایک آزمائشی عمل شروع ہوا تاکہ یہ معلوم اور ظاہر کیا جا سکے کہ وہ "کاہن" کون ہوں گے جو عہد کی اُس قوم کو تشکیل دیتے ہیں جو آخری ایام میں ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مشتمل ہے۔ ہوشع یہ بتاتا ہے کہ جو لوگ آخری ایام میں علم کے بڑھنے کو رد کرتے ہیں وہ ان کاہنوں میں شامل نہیں ہوں گے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو تشکیل دیتے ہیں۔

میری قوم علم کے فقدان کے باعث ہلاک ہو گئی ہے؛ کیونکہ تو نے علم کو رد کیا ہے، میں بھی تجھے رد کروں گا کہ تو میرے لیے کاہن نہ رہے؛ چونکہ تو نے اپنے خدا کی شریعت کو بھلا دیا ہے، میں بھی تیری اولاد کو بھلا دوں گا۔ ہوسیع 4:6

کتاب مکاشفہ بتاتی ہے کہ وہ معرفت جس کی مہر کھول دی گئی ہے اور جسے ایک طبقہ رد کر دیتا ہے، وہی ان کے رد کیے جانے کو مہلت کے ختم ہونے سے عین پہلے یقینی بنا دیتی ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کے اقوال پر مہر نہ لگاؤ، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو ناانصاف ہے، وہ ناانصافی ہی کرتا رہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے، وہ راستبازی ہی کرتا رہے؛ اور جو مقدس ہے، وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 22:10، 11۔

میلرائیٹوں کی تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ کی عکاسی کرتی ہے، اور میلرائیٹوں اور ایک لاکھ چوالیس ہزار مل کر مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتوں کے پیغام اور کام کی ابتدا اور انتہا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ متوازی تاریخیں ان واقعات کی نشاندہی کرتی ہیں جو مہلت کے اختتام سے وابستہ ہیں۔ دونوں تاریخوں کے کام کی تمثیل ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کی گئی ہے۔

"لرزتے ہوئے، ولیم ملرنے لوگوں کے سامنے خدا کی بادشاہی کے بھید کھولنا شروع کیا، اپنے سامعین کو نبوتوں کے ذریعے مسیح کی دوسری آمد تک لے جاتا گیا۔ ہر کوشش کے ساتھ وہ مزید مضبوط ہوتا گیا۔ جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یسوع کی پہلی آمد کی منادی کی اور اس کی آمد کے لیے راہ تیار کی، اسی طرح ولیم ملر اور وہ جو اس کے ساتھ جا ملے، خدا کے بیٹے کی دوسری آمد کی منادی کی۔" ابتدائی تحریرات، 229، 230۔

ملرائیٹ پیغام نے مہلت کے اختتام سے متعلق "واقعات" کی نشاندہی کی، جن کی نمائندگی ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے دونوں نے کی۔

"یہ ضروری تھا کہ لوگوں کو اُن کے خطرے سے آگاہ کیا جائے؛ کہ انہیں جھنجھوڑ کر اُن پُرسنجیدہ واقعات کی تیاری کے لیے ابھارا جائے جو مہلت آزمائش کے اختتام سے متعلق ہیں۔" The Great Controversy, 310

1989 میں، سوویت یونین کے انہدام کے ساتھ، دانی ایل کی کتاب کا وہ حصہ جو آخری ایام سے متعلق تھا، مہر سے کھول دیا گیا اور ایک آزمائش کا عمل شروع ہوا۔ یہ آزمائش اس بات پر مبنی تھی کہ خدا کے لوگ دانی ایل کے گیارہویں باب کی آخری چھ آیات میں ظاہر کیے گئے علم کے اضافے کو سمجھنے یا رد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یا نہیں؛ وہ آیات جو بارہویں باب کی پہلی آیت تک لے جاتی ہیں، جو "مہلت کے اختتام" کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کے بعد "مہلت کے اختتام سے متعلق واقعات" کا پیغام بھی کھول دیا گیا، اور اُن لوگوں کا کام شروع ہوا جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے "کاہن" بننے کے امیدوار تھے۔ ان کا کام اس عبارت میں پیش کیے گئے پیغام کو "سمجھنا" اور اس کی منادی کرنا تھا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کا پیغام اور کام یہ تھا کہ کھولا گیا پیغام پیش کریں تاکہ لوگوں کو اس بات کے لیے بیدار کیا جائے کہ وہ "مہلت کے اختتام سے متعلق پرہیبت واقعات" کی تیاری کریں۔

"آج ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کی روح اور قدرت میں، خدا کی طرف سے مقرر کیے ہوئے قاصد ایک ایسی دنیا کی توجہ دلا رہے ہیں جو عدالت کے روبرو ہونے کو ہے، اُن پرہیبت واقعات کی طرف جو عنقریب واقع ہونے والے ہیں اور جو مہلت کے اختتامی اوقات اور مسیح یسوع کے بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کی حیثیت سے ظاہر ہونے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جلد ہی ہر انسان کا اُس کے جسم میں کیے گئے اعمال کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ خدا کی عدالت کی گھڑی آ پہنچی ہے، اور زمین پر اُس کی کلیسیا کے ارکان پر یہ سنگین ذمہ داری عائد ہے کہ وہ اُن کو خبردار کریں جو گویا ابدی ہلاکت کے عین کنارے پر کھڑے ہیں۔ دنیا بھر میں ہر اُس انسان کے لیے جو توجہ دے، اُن اصولوں کو واضح کیا جانا ضروری ہے جو جاری عظیم کشمکش میں داؤ پر لگے ہوئے ہیں،

وہ اصول جن پر تمام بنی نوع انسان کی تقدیریں معلق ہیں۔" انبیا اور بادشاہ، 715، 716۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے اور مسیح کی تاریخ، نیز میلرائٹس کی تاریخ، ایک لاکھ چوالیس ہزار کے پیغام اور کام کی وضاحت کرتی ہیں۔ یوحنا اور مسیح دونوں نے اپنے پیغام کو مہلت آزمائش کے اختتام کی نمائندگی سمجھا۔

لیکن جب اُس نے بہت سے فریسیوں اور صدوقیوں کو اپنے بپتسمہ کے لیے آتے دیکھا تو اُن سے کہا، اے سانپوں کی اولاد! تمہیں کس نے جتایا کہ آتے والے غضب سے بھاگو؟ متی 3:7۔

مسیح نے یروشلم کی تباہی کی تصویر کشی کی—وہی تباہی جس کے قریب الوقوع ہونے کے بارے میں یوحنا نے جھگڑالو یہودیوں کو خبردار کیا تھا۔ یسوع نے اس تباہی کو "غضب" کی علامت کے طور پر استعمال کیا، جو اُس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ میکائیل کی حیثیت سے کھڑا ہوتا ہے، جیسا کہ دانی ایل باب بارہ، آیت ایک میں ہے۔

مسیح نے یروشلم میں ایک ایسی دنیا کی علامت دیکھی جو عدم ایمان اور سرکشی میں سخت ہو چکی تھی اور خدا کی جزائی سزاؤں سے روبرو ہونے کو تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ گرا ہوا نوع انسانی کے مصائب، جو اس کی روح پر گراں تھے، اس کے لبوں سے وہ انتہائی تلخ پکار نکلا دی۔ اس نے گناہ کا نوشتہ انسانی مصیبت، آنسوؤں اور خون میں رقم دیکھا؛ زمین کے مصیبت زدہ اور دکھ سینے والوں کے لیے اس کا دل لامحدود ترس سے بھر گیا؛ وہ تڑپتا تھا کہ سب کو راحت پہنچائے۔ مگر اس کا ہاتھ بھی انسانی رنج و الم کے سیلاب کو پلٹا نہ سکتا تھا؛ کم ہی لوگ اپنے واحد سرچشمہ مدد کی جستجو کرتے۔ وہ موت تک اپنی جان نچھاور کرنے کو تیار تھا، تاکہ نجات ان کی دسترس میں آجائے؛ لیکن زندگی پانے کے لیے کم ہی لوگ اس کے پاس آتے۔

"آسمان کی شان اشکبار! لامحدود خدا کا بیٹا روح میں مضطرب، کرب سے جھکا ہوا! یہ منظر سارے آسمان کو حیرت سے بھر گیا۔ یہ منظر ہمارے سامنے گناہ کی انتہا درجے کی قباحت کو ظاہر کرتا ہے؛ یہ دکھاتا ہے کہ خدا کی شریعت کی نافرمانی کے نتائج سے مجرموں کو بچانا، حتیٰ کہ لامحدود قدرت کے لیے بھی، کتنا دشوار کام ہے۔ یسوع نے آخری نسل تک نظر ڈالتے ہوئے دیکھا کہ دنیا اسی طرح کے فریب میں الجھی ہوئی ہے جس نے یروشلم کی تباہی کا سبب بنا۔ یہودیوں کا بڑا گناہ مسیح کو رد کرنا تھا؛ مسیحی دنیا کا بڑا گناہ خدا کی شریعت کو رد کرنا ہوگا، جو آسمان اور زمین میں اس کی حکومت کی بنیاد ہے۔ یہوواہ کے احکام حقیر سمجھے جائیں گے اور بے وقعت کر دیے جائیں گے۔ گناہ کی غلامی میں جکڑے ہوئے، شیطان کے غلام، دوسری موت بھگتے کے لیے مقدر ٹھہرائے گئے لاکھوں لوگ اپنی خبرگیری کے دن حق کے کلمات سننے سے انکار کریں گے۔ خوفناک اندھاپن! عجب جنون!" عظیم کشمکش، 22۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے اور مسیح کے ذریعے سنایا گیا انتباہی پیغام ایک ہی تھا؛ اسی طرح میلرائٹس کا انتباہی پیغام بھی وہی پیغام تھا جو مہلت کے اختتام سے متعلق واقعات کی نشاندہی کرتا ہے، یعنی وہی جو ایک لاکھ چوالیس ہزار اعلان کریں گے۔ تین گواہ—یوحنا بپتسمہ دینے والا، مسیح، اور میلرائٹس—اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کا کام اور پیغام زندگی یا موت کی آزمائش کا عمل ہے، جو علم میں اضافے کے وسیلے انجام پاتا ہے، وہی علم میں اضافہ جس پر سے مہر 1989 میں کھولی گئی تھی۔ اُس وقت جو پیغام منکشف ہوا تھا وہ آخری ایام کی رؤیا ہے، جسے داناؤں کے لیے سمجھنا ضروری ہے اگر وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کو تشکیل دینے والے "کابن" بننا چاہتے ہیں۔ اگر وہ امیدوار اُس رؤیا کو نہیں سمجھتے تو انہیں شریر یا احمق ٹھہرایا جاتا ہے، اور وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ اور اُن کے بچے اُس رؤیا کے انکار کے موافق رد کر دیے جاتے ہیں، جو علم میں اضافہ ہے۔

خدا کا کلام ظاہر کرتا ہے کہ روم وہ قوت ہے جو خود کو بلند کرتی ہے، خدا کے لوگوں کو لوٹتی ہے، اور پھر گر کر رؤیا کو قائم کرتی ہے۔ یہ سوال کہ جدید روم پاپائی قوت ہے یا ریاستہائے متحدہ، وہ آزمائش ہے جو

ظاہر کرتی ہے کہ وہ امیدوار یا تو دانا کنواریاں ہیں یا نادان۔ یہ ایک نبوتی آزمائش ہے جو کتابِ دانی ایل سے اخذ کی گئی ہے، جس کی بعد ازاں کتابِ مکاشفہ میں تصدیق ہوتی اور اسے کمال تک پہنچایا جاتا ہے۔ جدید روم کا موضوع صرف پاپائی قوت یا ریاستہائے متحدہ کے درمیان انتخاب نہیں ہے؛ یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے آخری آزمائش ہے۔ یہ نبوتی آزمائش ہے، اور جب اسے درست طور پر سمجھا جائے تو یہ خدا کی مقدس نبوتی شہادت میں بیان کیے گئے آخری امتحانی عمل کی ہر نمائندگی کو اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے اور مسیح کے زمانے کا امتحانی عمل کتابِ دانی ایل سے ماخوذ تھا، جیسے کہ ملرائٹس کے زمانے کا امتحانی عمل بھی تھا۔ بطور نبوتی آزمائش، سچائی کس طرح قائم کی جاتی ہے اس کا طریقہ کار ان امیدواروں کے لیے اتنا ہی لازمی ہے کہ وہ اسے درست طور پر نافذ کریں، جتنا کہ صرف اس صحیح نقطہ نظر پر قائم رہنا کہ جدید روم کون ہے۔ چلے جدید روم کی درست شناخت کی بات ہو یا درست طریقہ کار کے اطلاق کی، امتحان کے دونوں عناصر کتابِ دانی ایل میں مضمحل ہیں۔ کتابِ دانی ایل کے پہلے باب میں، دانی ایل تین مرحلوں پر مشتمل ایک امتحانی عمل سے گزرا: آغاز غذا سے ہوا، پھر ایک بصری امتحان، اور اس کے بعد ایک امتحان جو نبوکدنصر نے لیا، جو بائبل میں شمال کے بادشاہ کی علامت ہے، یعنی آخری ایام کی پاپائی طاقت۔

اور ان چاروں لڑکوں کو خدا نے ہر قسم کی تعلیم و حکمت میں علم اور مہارت عطا کی؛ اور دانیال کو ہر طرح کی رویاؤں اور خوابوں کی سمجھ عطا تھی۔ اور ان دنوں کے اختتام پر جن کے بعد بادشاہ نے کہا تھا کہ انہیں حاضر کیا جائے، خصیوں کے سردار نے انہیں نبوکدنصر کے سامنے پیش کیا۔ اور بادشاہ نے ان سے گفتگو کی؛ اور ان سب میں دانیال، حننیاہ، میثائیل اور عزریاہ جیسا کوئی نہ پایا گیا، لہذا وہ بادشاہ کے حضور حاضر رہنے لگے۔ اور حکمت و فہم کے ہر معاملے میں جس کے بارے میں بادشاہ نے ان سے دریافت کیا، اس نے انہیں اپنی تمام مملکت کے سب جادوگروں اور نجومیوں سے دس گنا بہتر پایا۔ دانیال 1:17-20۔

"ایام کے اختتام پر"، جو نبوی اعتبار سے وہ آخری ایام ہیں جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آزمائش ہوتی ہے، دانی ایل اور وہ تین صالحین "اس کی تمام سلطنت کے جادوگروں اور نجومیوں سے دس گنا بہتر" پائے گئے، اور دانی ایل کو "تمام رویا اور خوابوں کی سمجھ" تھی۔ دانی ایل ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتا ہے، جو آخری ایام میں اس علم کے اضافے کو سمجھتے ہیں جو اُس وقت آیا جب مسیح نے، یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے طور پر، "دانی ایل کی کتاب کا وہ حصہ جو آخری ایام سے متعلق تھا" کی مہر 1989 میں کھول دی۔

دانی ایل کو رویا اور خوابوں کے بارے میں محض دوسروں سے زیادہ سمجھ ہی نہ تھی، بلکہ اس کے پاس "تمام رویا اور خوابوں میں سمجھ" تھی۔ وہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو خط بر خط کا طریقہ کار اختیار کرتے ہیں، کیونکہ یہ طریقہ کار "تمام رویا اور خوابوں" کو ایک مربوط پیغام میں یکجا کر دیتا ہے۔ وہ پیغام جو تمام رویا اور خوابوں کو ایک نبوی خط میں جمع کرتا ہے، "مہلت کے اختتام سے متعلق واقعات" کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ پیغام اُس نبوی علامت کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے جو "جدید روم" ہے، یعنی وہ طاقت جو خود کو بلند کرتی ہے، خدا کے لوگوں کو لوٹتی ہے، اور گر جاتی ہے۔

وہ قوت صرف درست طریقہ کار کو بروئے کار لا کر ہی قائم کی جا سکتی ہے۔ بائبل کے مطالعے کا دعویٰ کرنے والے اکثر لوگ سطر بہ سطر کے طریقہ کار کو رد کرتے ہیں، اور بعض جو اسے اختیار کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، اُن اصولوں کو غلط طور پر لاگو کرتے ہیں جو سطر بہ سطر کے اسی طریقہ کار کی تشکیل کرتے ہیں۔ ان اصولوں کو پہلی بار ملرائٹس نے عوامی ریکارڈ میں درج کیا تھا، اور خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کو پیشگی خبردار کیا گیا ہے کہ جو درحقیقت تیسرے فرشتے کے پیغامبر ہیں وہ نبوتی تشریح کے لیے ولیم ملر کے قواعد استعمال کریں گے۔

"جو لوگ تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی میں مصروف ہیں وہ کلام مقدس کی تحقیق اسی طریقہ کار کے مطابق کر رہے ہیں جسے فادر ملر نے اختیار کیا تھا۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، 25 نومبر 1884ء۔

ولیم ملر مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتوں کے پیغام کے آغاز کی نمائندگی کرتے تھے، اور ان کی تمثیل یوحنا بپتسمہ دینے والا تھا، جو اس پیغام کا آغاز تھا جس کا انجام مسیح تھے۔ سسٹر وائٹ یوحنا بپتسمہ دینے والے سے مسیح تک کے آزمائشی عمل کو تین فرشتوں کے آزمائشی عمل کے ساتھ براہ راست ہم آہنگ کرتی ہیں۔ یوحنا نے پیغام کی ابتدا کی، اور صلیب سے عین پہلے—جب مسیح اپنے شاگردوں کو قیصریہ فلپی لے گئے—تب یسوع نے اس پیغام کی وہ تفصیلات شامل کیں جس کی ابتدا یوحنا نے کی تھی۔ پہلا (ابتدائی) سچ جو یوحنا نے مسیح کو دیکھتے وقت ظاہر کیا یہ تھا کہ انہوں نے مسیح کی شناخت خدا کے برہ کے طور پر کی، جو دنیا کے گناہ اٹھالے جاتا ہے۔

یہ باتیں یردن کے پار بیت عبرہ میں ہوئیں، جہاں یوحنا بپتسمہ دے رہا تھا۔ دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھا اور کہا، دیکھو! خدا کا برہ، جو دنیا کے گناہ کو اٹھالے جاتا ہے۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میرے بعد ایک شخص آتا ہے جو مجھ سے مقدم ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ یوحنا 1:28-30۔

پھر آزمائش کی ساڑھے تین سالہ مدت شروع ہوئی جو صلیب پر ختم ہوئی۔ صلیب سے کچھ پہلے یوحنا کے قتل کے بعد، یسوع نے یوحنا کے اسی اولین بیان کی وضاحت کرنا شروع کی۔

جب یسوع قیصریہ فلپی کی حدود میں آیا تو اس نے اپنے شاگردوں سے پوچھا، لوگ کہتے ہیں کہ ابن آدم کون ہے؟ انہوں نے کہا، کچھ کہتے ہیں کہ تو یحییٰ بپتسمہ دینے والا ہے؛ کچھ ایلیاہ؛ اور کچھ ارمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی ایک۔ اس نے ان سے کہا، لیکن تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟ شمعون پطرس نے جواب دیا، تو مسیح، زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا، مبارک ہے تو، شمعون بر-یونا، کیونکہ یہ بات تجھے جسم و خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان میں ہے، ظاہر کی ہے۔ اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤنگا؛ اور پاتال کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ پھر اس نے اپنے شاگردوں کو تاکید کی کہ کسی سے نہ کہیں کہ وہ یسوع مسیح ہے۔ اسی وقت سے یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتانا شروع کیا کہ اسے ضرور یروشلم جانا ہے، اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت سی تکلیفیں اٹھانی ہیں، اور قتل کیا جانا ہے، اور تیسرے دن جی اٹھنا ہے۔ متی 16:13-21۔

مسیح کے زمانے میں پانیوم کا نام قیصریہ فلپی تھا، اور پانیوم کی نشاندہی دانیال باب گیارہ کی آیت چودہ کے بعد آنے والی آیت میں کی گئی ہے، جہاں تمہاری قوم کے لٹیروں کا تعارف کرایا جاتا ہے، جو اپنے آپ کو بلند کرتے ہیں مگر گر جاتے ہیں۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کا پیغام، جو الہامی اور کامل تھا، ابتدا میں وہ پیغام تھا جو ملیرائٹ پیغام کی نمائندگی کرتا تھا، جو ملر کے اصولوں پر قائم کیا گیا تھا۔ آخر میں مسیح کا پیغام، جو یوحنا کے پیغام پر قائم تھا اور اسے وسعت دیتا تھا، تین فرشتوں کے اختتامی پیغام کی تمثیل تھا؛ وہ پیغام ملر کے اصولوں پر مبنی ہے اور ان تفصیلات پر مشتمل ہے جو ملر کے پیغام میں اس وقت شامل کی جاتی ہیں جب خط بہ خط کا طریقہ کار اختتام پر پہنچتا ہے۔

وہ علامت جو رُویا کو جدید روم کی علامت کے ساتھ قائم کرتی ہے، اُس کی غلط تفہیم تک پہنچنا مسیح کی تاریخ میں اُن لوگوں کے مماثل ہے جنہوں نے صلیب کے پیغام کو رد کیا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جن یہودیوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام کو رد کیا وہ یسوع کی تعلیمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکے، اور یہ کہ ایسے یہودیوں کی تاریخ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے جنہوں نے پہلے فرشتے کے پیغام

کو رد کیا۔ ملرائٹس نے 'تمہاری قوم کے لٹیرے' کی شناخت پاپائی طاقت کے طور پر کی—جسے میں نے بعد میں 'جدید روم' کے الفاظ سے تعبیر کیا۔
ہم ان مباحث کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔